بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعدہ یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جناب الٰہی بخش صاحب ... ۱۵۳۳

جلد ۳۰ | ۳۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۳۱ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش رسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک بال توڑ کی وجہ سے تکلیف ہے۔ شام کے وقت ورم زیادہ ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ٭

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے ٭

آریہ اخبار ”پرکاش“ کی بے ہودہ حرکت قابل توجہ حکومت

[illegible] مذہب کے پیشواؤں کی شان میں [illegible] اور بدزبانی کرنے کی جو عادت سوامی دیانند جی کی تقلید میں آریوں کو پڑ چکی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے وہ حیلے اور بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور جب انہیں کوئی موقعہ ملتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بے جا اور غیر معقول کیوں نہ ہو اپنے دل کا غبار نکالنے کی کوشش کرتے ہیں ٭

۲۴ مئی کے اخبار ”پرکاش“ نے ”میں نے اسلام کیوں چھوڑا“ کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جسے ”سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان کے شدھ شدہ بھائی ٹھاکر دھرم سنگھ کا اعلان“ قرار دیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ خان عبدالغفار خان صاحب کا کوئی بھائی نہ شدھ ہوا اور نہ کسی نے آریہ بن کر اپنا نام دھرم سنگھ رکھا ہے یہ محض ایک فرضی نام ہے۔ اور اس کی طرف سے جو مضمون شائع کیا گیا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ یہ کسی نو آریہ کا نہیں۔ بلکہ کسی پرانے آریہ کی من گھڑت مگر نہایت دل آزار داستان ہے۔ کیونکہ وہ ایسی زبان میں لکھی ہوئی ہے۔ کہ کوئی نو آریہ اسے سمجھ بھی نہیں سکتا ٭

اگر اس داستان کو اس قسم کی بے سروپا باتوں تک ہی محدود رکھا جاتا۔ جن کا تعلق آریہ سماج اور آریوں سے ہے۔ تو ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ظالم داستان نویس نے توجگہ جگہ اسلام پر بے جا حملے [illegible] ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف ایک نہایت جھوٹا اور بے بنیاد قصہ گھڑ کر مسلمانوں کی بے حد دل آزاری کا مرتکب ہوا ہے۔ اور آریہ اخبارات نے بلا تکلف اور بڑے فخر کے ساتھ اس مضمون کو اپنے صفحات میں درج کر کے مسلمانوں کے قلوب پر چرکے لگائے ہیں۔

یہ بتاتے ہوئے کہ ”کیسے جانا کہ وید سچے ہیں۔ اور قرآن جھوٹا ہے۔“ اس ”پرشن کا اتر“ یہ دیا گیا ہے۔ کہ

”ایک بار ایک استری محمد صاحب کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ میرا شوہر مجھے بہت تنگ کیا کرتا ہے۔ اور سر دوا مجھے ستاتا ہے۔ میں آپ سے نیائے (انصاف) کرانے آئی ہوں۔ محمد صاحب نے اس استری کو اتر دیا۔ تو بڑی دکھی دکھائی پڑتی ہے۔ اور میرا فرض ہے۔ کہ میں تیرا کشٹ دور کروں۔ کیونکہ تو میرے پاس اس ابھلاشا کو لے کر آئی ہے اس لئے ابھی سے میرا تیرا نکاح ہو گیا۔ اور اب میں تیرا پتی اور تو میری پتنی ہے۔ اس کے ورپرت رشی دیانند کے جیون کی بھی ایک گھٹنا کا اداہرن دیتے ہوئے ہیں نے مولوی صاحب سے کہا۔ ایک بار رشی دیانند نے ایک استری کو روتے ہوئے دیکھ لیا۔ سوامی جی نے اس سے پرشن کیا۔ ماتا تو روتی کیوں ہے۔ استری نے کہا مہاراج میرے کوئی پتر نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی رشی نے کہا۔ ماتا تو ورلاپ نہ کر۔ اداسی چھپا دور کر دے۔ آج سے میں تیرا پتر ہوں۔“ آہا دھنیہ ہے وہ رشی اور سینکڑوں بار دھنیہ ہے میرا سچا دھرم!“

قطع نظر اس سے کہ سوال گندم اور جواب چنا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ سراسر غلط اور قطعاً بے بنیاد ہے دنیا جانتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ انسان ہیں۔ کہ آپ کا ہر ایک فعل بلکہ قول بھی اسلامی کتب۔ اور تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ اس طرح محفوظ کہ اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ مگر ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ جس واقعہ کا ذکر آریہ اخبارات نے ایک فرضی ”شدھ شدہ“ کے نام سے کیا ہے۔ اس کا کوئی نام و نشان کہیں بھی نہیں ملتا۔ یہ سراسر افترا۔ اور سفید جھوٹ ہے۔ ایسا جھوٹ کروڑوں مسلمانوں کے پیشوا کی طرف منسوب کرتے ہوئے آریہ اخبارات کو کچھ تو شرم و حیا سے کام لینا چاہیئے تھا اور پھر اس کی بنا پر سوامی دیانند کی فضیلت کا دعا سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے تھا۔ ہم آریوں کے اس سوامی اور رشی کے متعلق بے بنیاد نہیں۔ بلکہ مستند کتابوں سے بہت کچھ پیش کر سکتے ہیں حتےٰ کہ ”ستیارتھ پرکاش“ میں سے جسے آریہ پانچواں وید قرار دیتے ہیں ایسی باتیں دکھا سکتے ہیں جن سے اس بیان کی پوری پوری تغلیط ہوتی ہے۔ جو ان کے متعلق پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی چونکہ خود بیوی بچوں سے محروم تھے۔ اس لئے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ کہ خاوند بیوی کو ایک دوسرے کے متعلق کیسی غیرت ہوتی ہے اور اس وجہ سے انہوں نے اس غیرت کی وہ خاک اڑائی ہے جس کی حد نہیں لیکن ہم اس نازک موقعہ پر جبکہ ملک میں امن کی بے حد ضرورت ہے۔ سوامی جی کے متعلق کچھ کہنے کی بجائے حکومت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ آریہ اخبارات کی اس قسم کی امن شکن حرکات کا سدباب کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف آریوں کی بے ہودہ سرائی جبکہ زمانہ امن میں نہایت امن شکن ثابت ہو چکی ہے۔ تو اب اس کے نقصانات میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔

پس حکومت کو چاہیئے۔ کہ ”پرکاش“ وغیرہ آریہ اخبارات کی اس امن شکن حرکت کے خلاف نوٹس لے۔ تاکہ اس قسم کی حرکات کرنے والوں کو مزید حوصلہ نہ ہو۔ اور امن میں خلل نہ پڑے ٭

غربائے قادیان کے لئے کس قدر غلہ جمع ہوا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ آجکل جبکہ فراہمی غلہ کے لئے دوست جدوجہد کر رہے اور اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے غلہ خرید رہے ہیں۔ انہیں قادیان کے غربا کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ تاکہ جن دنوں میں غلہ کم ہو انہیں ناقابل برداشت تکلیف نہ ہو۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس تحریک میں چندہ غلہ کی صورت میں لیا جائے گا۔ اور گو بھیجنے والے روپیہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ مگر بہر حال ان کا وعدہ غلہ کی صورت میں ہونا چاہیئے۔ حضور کی یہ تحریک چونکہ جماعت احمدیہ قادیان کو پہلے سننے کا موقعہ ملا۔ اس لئے یہاں کے دوستوں نے اس میں پہلے حصہ لیا۔ چنانچہ ۲۷ مئی تک ۱۰۸۷ من غلہ کے وعدے اور ۸/- ۳۲۶ روپے نقد وصول ہو چکے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۵۰ من گندم کا جو وعدہ فرمایا ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور غرباء کی مدد کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں۔

اخبار احمدیہ

حصار میں سیرۃ النبی کا جلسہ ۲۵ مئی حصار میں عورتوں کی طرف سے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ بمکان سید محمود احمد شاہ صاحب سب انسپکٹر اکسائز منعقد ہوا۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی بہنوں نے شمولیت کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں مضامین اور نعتیں پڑھی گئیں۔ آخر میں والدہ محمود احمد شاہ صاحب نے مٹھائی شربت اور پان سے تواضع کی۔ جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ سیدہ مبارکہ بخاری مسٹرس کیمرج سکول بھوپال

الوداعی پارٹی صوبیدار ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کے بسلسلہ ملازمت یہاں سے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے آپ کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ ۱۶ مئی کو دی گئی۔ پارٹی کا جنرل سیکرٹری نے ایڈریس پڑھا جس میں ڈاکٹر صاحب کے اوصاف حمیدہ بیان کئے گئے۔ شبیر احمد سیالکوٹی

درخواست ہائے دعا: ۔ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ کا لڑکا حمید اللہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۲) چوہدری محمد حسین صاحب ملتان اپنے لڑکے عبدالسلام کی نمایاں کامیابی کے لئے جس نے ایف۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلانِ نکاح ۲۷ مئی بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبدالمجید ناصر ابن چوہدری نصیر الدین صاحب مینیجر نسیم آباد سندھ کا نکاح حمیدہ بیگم بنت میاں شیر محمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ بابا نانک سے پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے نعم البدل ملک نبی محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ کا لڑکا محمد مبشر اور پوتا محمد شریف چند دن بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

ایک سڑک مرمت کرنے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شرکت فرمائی

قادیان میں انیسواں وقار عمل

قادیان ۲۹ ہجرت۔ کل مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام انیسواں وقار عمل منایا گیا۔ مقام عمل وہ سڑک تھی جو باب الانوار سے قادر آباد کو جاتی ہے۔ کام قریباً ۶¼ بجے صبح شروع ہو کر نو بجے ختم ہوا۔ اس پونے تین گھنٹے کے عرصہ میں خدام و انصار نے ۵۰۴ فٹ لمبی اور دس فٹ چوڑی سڑک تیار کی۔ اور ۵۰۰۰ ۴ مکعب فٹ مٹی ڈالی۔ اگر یہ سارا کام اجرت پر کرایا جاتا۔ تو اس پر ۹۳ روپے خرچ ہوتے۔ گویا جماعت نے اپنے ہاتھ سے یہ کام کر کے ۹۳ روپے چندہ دیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت و نوازش شرکت فرمائی۔ اور نہ صرف کام کا معائنہ فرمایا۔ بلکہ حلقہ مسجد مبارک میں کام کیا۔ یعنی مٹی کی ٹوکریاں اٹھا کر سڑک پر ڈالیں۔ اور پھر احباب کی خواہش پر ہر محلہ کے کام کرنے والوں میں بھی کام کیا۔ ۹ بجے کام ختم ہونے کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔

مقام عمل پر فسٹ ایڈ۔ آب رسانی وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا بھی نصب کیا گیا تھا۔ کام کی نگرانی بابو غلام حسین صاحب اوورسیر جنرل سروس کمیٹی نے کی۔

خاکسار مرزا منور احمد قائم مقام مہتمم وقار عمل

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے امتحان میٹرک کا نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی طرف سے ۷۹ طلبا امتحان میٹرک میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۶۱ کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والوں میں ۳۴ فسٹ ڈویژن اور ۲۷ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ یہ نتیجہ خدا کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت بہت اچھا ہے۔ پچھلے سال ۵۸ فی صدی تھا۔ اور اب کے ۷۷.۲ فی صدی ہے۔ ہم ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے سٹاف کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے اور امید رکھتے ہیں۔ کہ سکول کو یونیورسٹی کے نتائج کے لحاظ سے بھی اعلےٰ معیار پر پہونچانے کی کوشش جاری رکھیں گے۔ تمام یونیورسٹی میں کامیاب ہونے والے امیدواران کا نتیجہ ۷۲.۲ فی صدی ہے۔ پاس ہونے والوں کے رول نمبر حاصل کردہ نمبر اور نام مندرجہ ذیل ہیں۔ فرسٹ ڈویژن کے لئے ۵۱۰ اور سیکنڈ ڈویژن کے لئے ۳۸۲ نمبر درکار ہیں۔

رول نمبر / نمبر حاصل کردہ

۱۴۳۱۹/۵۴۴ مقبول احمد خان
۱۴۳۲۰/۴۸۹ عزیز احمد
۱۴۳۲۱/۵۴۵ محمد خان
۱۴۳۲۲/۴۹۰ جلال الدین احمد
۱۴۳۲۵/۵۹۲ قریشی منور احمد
۱۴۳۲۶/۴۹۲ عنایت اللہ
۱۴۳۲۸/۴۷۰ اشتاق باجوہ
۱۴۳۲۹/۴۴۱ شجاع الدین
۱۴۳۳۱/۴۰۳ چوہدری نثار احمد خان
۱۴۳۳۲/۴۹۰ نور الدین قریشی
۱۴۳۳۳/۴۵۱ خلیل احمد قریشی
۱۴۳۳۴/۳۸۱ شیخ عبدالعزیز
۱۴۳۳۵/۴۸۳ نسیم احمد مرزا
۱۴۳۳۶/۳۸۰ شفیق الرحمن خان
۱۴۳۳۷/۳۷۹ سلیم احمد
۱۴۳۳۸/۵۴۹ عبدالواسع عمر
۱۴۳۳۹/۳۰۸ مبارک احمد خان
۱۴۳۴۰/۴۴۱ محمد اکرم گجراتی
۱۴۳۴۲/۴۸۹ قاضی جمال محمد (سکول میں اول)
۱۴۳۴۳/۴۹۵ منیر احمد
۱۴۳۴۴/۵۸۱ سید بشیر احمد
۱۴۳۴۵/۵۴۷ غلام احمد حنیظ
۱۴۳۴۶/۴۷۹ محمد عثمان علی
۱۴۳۴۸/۵۲۵ محمد صادق
۱۴۳۴۹/۴۵۷ عبدالستار (سکول میں دوم)
۱۴۳۵۰/۴۸۷ عبدالقدیر ملک
۱۴۳۵۱/۲۵۲ ملک منصور احمد خان
۱۴۳۵۲/۴۱۵ احمد حسن خان
۱۴۳۵۳/۴۹۹ محمد انوار حسین خان
۱۴۳۵۴/۴۱۹ محمود احمد
۱۴۳۵۵/۴۱۸ محمد ظہور الدین احمد
۱۴۳۵۶/۲۸۵ سید نعمت اللہ
۱۴۳۵۸/۴۶۰ عبدالکریم قریشی
۱۴۳۶۰/۴۳۳ عبدالحمید
۱۴۳۶۱/۴۳۸ چوہدری جمیل احمد اکبر
۱۴۳۶۲/۵۷۷ عبدالسلام
۱۴۳۶۳/۳۸۱ سید منور علی
۱۴۳۶۴/۴۳۰ چوہدری مشتاق احمد ظہیر
۱۴۳۶۵/۵۰۹ رفیق احمد شاہ
۱۴۳۶۶/۴۱۰ مبارک علی
۱۴۳۶۸/۳۹۵ حمزہ بن عبدالقادر
۱۴۳۷۰/۳۶۷ منیر احمد
۱۴۳۷۱/۴۶۹ سید بشارت حسین
۱۴۳۷۳/۴۹۰ قاضی خلیل احمد
۱۴۳۷۴/۳۶۵ بشیر الدین
۱۴۳۷۵/۳۷۴ سردار محمد
۱۴۳۷۶/۵۴۱ محمد نبی خان
۱۴۳۷۷/۴۳۹ نذیر احمد
۱۴۳۷۸/۴۱۴ وزیر احمد
۱۴۳۸۰/۳۹۹ حامد صوفی
۱۴۳۸۲/۴۰۷ عبدالرزاق بٹ
۱۴۳۸۳/۵۰۴ عبدالمجید
۱۴۳۸۴/۵۳۱ داؤد احمد گلزار
۱۴۳۸۵/۴۴۳ مفیض المعارف
۱۴۳۸۶/۳۹۳ محمود احمد
۱۴۳۸۹/۵۱۱ بشیر احمد مفتی
۱۴۳۹۰/۳۴۴ میاں محمد احمد
۱۴۳۹۲/۴۳۹ عبدالمجید
۱۴۳۹۳/۳۵۷ لطف الرحمن عرفانی
۱۴۳۹۵/۴۸۹ عبدالسلام
۱۴۳۹۷/۵۹۲ افتخار احمد

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ حکیم عبد الصمد خان صاحب متوطن دہلی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

میں ۱۸۹۱ء میں ایک مولوی صاحب سے جلالین پڑھا کرتا تھا۔ اس میں یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی والی آیت آئی جس کی تفسیر میں لکھا تھا۔ رافعک من غیر موت۔ میں حیران ہوا۔ کہ من غیر موت کہاں سے آ گیا۔ یہ متن کی تفسیر ہو رہی ہے۔ یا متن کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ رات غور کرتے کرتے دو بج گئے۔ اتفاقاً والد صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے اتنی دیر جاگنے کا سبب دریافت کیا۔ میں نے اصل حقیقت کہہ سُنائی۔ فرمایا۔ میاں! اُستاد کس لئے ہوتا ہے۔ تم صبح جا کر مولوی صاحب سے یہ معاملہ حل کرا لینا۔ میں صبح مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اور سارا قصہ کہہ سُنایا۔ مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ متقدمین سے لے کر متاخرین تک سب کا یہی مذہب چلا آتا ہے۔ اس میں جھگڑا مت کرو۔ مگر میں نے کہا۔ کہ جب تک میری سمجھ میں نہ آئے۔ میں ہرگز آگے نہیں چلونگا۔ اس پر وُہ بہت ناراض ہُوئے۔ میرے والد صاحب کو بھی بُلوایا۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ آپ اُستاد ہیں۔ اور یہ شاگرد۔ آپ جانیں۔ اور آپ کا کام۔ میں اس میں دخل نہیں دیتا۔ یہ کہکر وُہ چلے گئے۔ اور مولوی صاحب نے پھر مجھے کہنا شروع کیا۔ کہ پڑھو۔ میں نے کہا جب تک آپ سمجھائیں نہ۔ میں کیسے پڑھ سکتا ہُوں۔ اس پر مولوی صاحب کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے مجھے ایک تھپڑ مار کر کہا۔ کہ ایک تجھے جنون ہُوا ہے۔ اور ایک مرزا کو۔ میں حیران ہُوا۔ کہ یہ مرزا کون ہے؟ ساتھ ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا۔ کہ میں کسی اصل پر قائم ہوں۔ یونہی میں نے وقت ضائع نہیں کیا۔ اس پر میں نے مولوی صاحب سے کہا۔ آپ جب تک سمجھائیں گے نہیں۔ میں آگے نہیں چلوں گا۔ اور یہ دین ہے۔ اور دین میں جبر جائز نہیں۔ آج آپ تھپڑ مار کر مجھے اپنے مذہب پر کرلیں گے۔ کل کو کوئی اور مولوی صاحب دو تھپڑ مار کر اس کے مخالف کہلوائیں گے۔ اور پرسوں کوئی تین تھپڑ مار کر ان کے بھی خلاف کہلوائیگا۔ تو یہ کیا مذاق ہے۔ میں ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ اس جھگڑے میں گیارہ بج گئے۔ مگر میں نے نہ پڑھنا تھا۔ نہ پڑھا۔ خیر کر دُوسرے اُستاد کے پاس گیا۔ اس نے بھی کہا۔ کہ ایک تجھے جنون ہُوا ہے۔ اور ایک مرزا کو۔ اس سے میرا دل اور مضبوط ہو گیا۔ کہ میری بات کمزور نہیں ہے پھر تیسرے اُستاد مولوی عبد الوہاب صاحب کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ تو بڑا قصہ ہے۔ اس کا تو مدعی موجود ہے۔ جو کہتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور جس عیسٰی کی آمد کا لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ وُہ میں ہُوں۔ میں نے کہا۔ کہ پہلی بات تو میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ مگر دوسری کا ابھی پتہ نہیں لگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں پنجاب میں گیا تھا۔ بائیس دن وہاں رہا۔ ان کا ایک مرید مولانا نور الدین ہے۔ حکمت میں تو اس کا کوئی ثانی نہیں اور میں نے اس کے درس کو بھی سُنا ہے۔ بڑے بڑے مولوی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتے انہوں نے اپنی بیعت کا ذکر نہ کیا۔ کیونکہ وُہ مخالفت سے ڈرتے تھے۔ مجھے کہنے لگے۔ کہ اونچا مت بولو۔ مولوی عبد الغفور صاحب سُن لیں گے۔ میں نے کہا۔ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں میں صداقت کے اظہار سے کیسے رُک سکتا ہوں۔

خیر اسی طرح پڑھتے پڑھتے ۱۹۰۵ء کا زمانہ آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے۔ اور الف خان سیاہی والے کے وسیع مکان میں فروکش ہُوئے۔ ہزارہا لوگ آپ کے دیکھنے کے لئے گئے۔ میں بھی گیا میں مخالف مولویوں کے ساتھ گیا۔ ان میں طلبا زیادہ تھے۔ اور ہمارے سرغنہ مولوی مشتاق علی تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کچھ اعتراض کرنے شروع کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ آپ ٹھہر جائیں۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے کاغذ اور قلم دوات لے کر ایک مضمون لکھا۔ اور وُہ مولوی مشتاق علی صاحب کو دیا۔ کہ آپ اسے پڑھ لیں۔ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے۔ تو مجھ سے دریافت کر لیں۔ اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی لکھ لیں۔ پھر پہلے آپ میرا مضمون سُنا دیں۔ اس کے بعد اس کا جواب سُنا دیں۔ مولوی صاحب نے بغیر جواب لکھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون سُنانا شروع کیا۔ حضور نے پھر فرمایا۔ کہ اگر آپ جواب لکھ لیتے تو اچھا تھا۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ نہیں۔ میں زبانی جواب دے دوں گا۔ خیر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون پڑھ کر سنا دیا۔ اور دیر تک خاموش کھڑے رہے۔ جواب نہ دے سکے۔ ساتھ کے طلباء میں سے بعض نے کہا۔ کہ اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ آپ جواب نہیں دے سکیں گے۔ تو ہم کسی اور کو سرغنہ بنا لیتے آپ نے ہمیں بھی شرمندہ کیا۔ اس پر مولوی صاحب نے ایک طالب علم کو تھپڑ مارا۔ اور اس نے مولوی صاحب کو مارا۔ مفتی صاحب نے ان دونوں کو ہٹا دیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر شروع ہو گئی۔ اور اس تقریر میں لوگوں نے کچھ شور کیا۔ جماعت کے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اس میں کچھ تھوڑی سی جگہ کھلی رہ گئی تھی۔ وہاں میں کھڑا ہو گیا۔ اکبر خان جڑاسی احمدی تھے۔ انہوں نے مجھے مخالف سمجھ کر دھکا دے کر وہاں سے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر میں وہاں کھڑا ہو گیا اور وُہ پھر مجھے دھکا دینے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ان کو روکا کہ کیوں دھکا دیتے ہو۔ اکبر خان نے کہا۔ کہ حضور یہ مخالف ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا ہے۔ جو آتا ہے۔ اُسے آنے دو۔ اس کے بعد مولوی چھپر یا والا کھڑا ہو گیا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بعض بیہودہ الفاظ کہے۔ اس پر میں نے کہا۔ او چھپریا والے۔ زیادہ بکواس کی۔ تو تیری زبان پکڑ کر کھینچ لوں گا۔ اس پر حافظ عبد المجید صاحب نے اس کو منع کیا۔ کہ اس وقت اپنی فوج کے سپاہی بگڑ رہے ہیں۔ لہٰذا تم خاموش رہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ اور فرمایا کہ جو لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے میرے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وُہ یہ دُعا کثرت سے پڑھیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو پنج وقتہ نمازوں میں بتائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ چلتے پھرتے۔ اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت کثرت سے پڑھیں زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک اللہ تعالیٰ ان پر حق ظاہر کر دے گا۔ میں نے تو اسی وقت سے اس پر عمل شروع کر دیا۔ اور مجھ پر ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی حق کھل گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ حامد کے محلہ کی مسجد میں ہوں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں میں حضور کی طرف مصافحہ کرنے کے لئے بڑھنا چاہتا تھا۔ کہ ایک نابینا مولوی نے مجھے روکا دوسری طرف سے میں نے بڑھنا چاہا۔ تو اس نے ادھر سے بھی مجھے روک لیا۔ پھر تیسری مرتبہ میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہا۔ تو اس نے مجھ کو پھر روکا۔ مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے مارنے کے ہاتھ اٹھایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ نہیں غصہ نہ کرو۔ مارو نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور میں تو حضور سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں اور یہ مجھ کو روکتا ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے صبح میر قاسم علی صاحب اور مولوی محبوب احمد صاحب اور منشی قادر بخش صاحب کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ میر صاحب نے کہا۔ کہ اسے لکھ دو۔ میں نے لکھ دیا۔ انہوں نے کہا۔ اس کے نیچے لکھ دو۔ کہ میں اپنے اس خواب کو حضور کی خدمت میں ذریعہ بیعت قرار دیتا ہوں۔ میں نے لکھ دیا۔ مولوی محبوب احمد صاحب جو غیر احمدی تھے انہوں نے کہا۔ تم کو اپنے والد کا مزاج بھی معلوم ہے۔ وہ ایک گھڑی بھر بھی تم کو اپنے گھر نہیں رہنے دیں گے۔ میں نے کہا۔ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ خیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت منظور کر لی۔ اور مجھے لکھا۔ کہ تمہاری بیعت قبول کی جاتی ہے۔ اگر تم پر کوئی گالیوں کا پہاڑ کیوں نہ توڑ دے۔ نگاہ اٹھا کر مت دیکھنا۔

اب میں پھر اصل واقعہ کی طرف آتا ہُوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کے بعد حضرت مولانا نور الدین صاحب نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد میں نے آپ سے مصافحہ کیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ تم نے دینیات میں کچھ پڑھا ہے۔ میں نے کہا حضور مشکوٰۃ۔ اور جلالین پڑھی ہے۔

آپ نے پوچھا کہ فقہ میں کہاں تک پڑھا ہے میں نے عرض کیا قدوری۔ آپ نے دریافت کیا منطق میں کہاں تک پڑھا ہے۔ میں نے کہا چھوٹے چھوٹے رسالے پڑھے ہیں۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ اور جب واپس لوٹا تو مولوی عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ تم اپنے ہاتھ راہنی سے چھلواؤ کیونکہ ان ہاتھوں سے تم نے مرزا صاحب سے مصافحہ کیا ہے۔

میں ۱۹۰۷ء میں قادیان حاضر ہوا۔ عصر کے بعد کھانا کھانے کے لئے جب ہم لنگرخانہ میں جانے لگے۔ تو کچھ لوگ دروازے کے آگے کھڑے تھے۔ میں بھی وہیں کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھلنے پر لوگوں نے اندر جانا چاہا ایک لڑکے نے دھکے دیکر دروازہ بند کردیا۔ وہ لوگ بہت شرمندہ اور نادم ہوکر واپس چلے گئے۔ مگر میں پھر تھوڑی دیر کے بعد وہاں گیا۔ تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ میں مسجد مبارک کے پرانے زینے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اوپر سے حضور تشریف لائے۔ بہت سا مجمع تھا۔ حضور نے فرمایا کہ کل کوئی قصہ ہوا ہے یا فرمایا کوئی جھگڑا ہوا ہے۔ مجھے صحیح لفظ یاد نہیں۔ حضرت خلیفۃ اول رضؓ نے عرض کیا۔ کہ مجھ کو معلوم ہوا تھا۔ کہ منتظمین کی غلطی تھی بعض معزز آدمی اندر جانا چاہتے تھے۔ ایک لڑکے نے دھکا دے کر لنگر کا دروازہ بند کردیا۔ وہ معزز لوگ تھے۔ وہ ناراض ہوکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ پھر ان کو کھانا بھیجا گیا۔ بعض نے کھالیا۔ مگر بعض نے نہیں کھایا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جن لوگوں کی غلطی سے یہ حرکت ہوئی ہے۔ ان کو شرم کرنی چاہیئے اور وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں۔ جن کی چیخ و پکار کی آواز آسمان پر سنی گئی۔ اس کے بعد فرمایا کہ آج رات اللہ تعالےٰ نے ہم کو ایسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ اے نبی تو بھوکوں اور بیقراروں کو کھانا کھلا۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا۔ یہ الفاظ تکمیل کے ہیں۔ میں اس وقت اس فقرہ کے معنی نہیں سمجھا تھا۔ اب مجھے سمجھ آتا ہے۔ کہ اس سے مراد یہ تھی۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ جب لوگ حضرت صاحب کا درجہ گھٹانے کی کوشش کریں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک آپ نبی تھے۔ یہ جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے۔ لنگرخانہ اس وقت اس مکان میں تھا۔ جہاں آجکل حضرت ام طاہر احمد رہتی ہیں ؛

صحابہ کرامؓ کا ایک شاندار کارنامہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کو احادیث جمع کرنے کا جس قدر اشتیاق تھا۔ اور ان کے قلوب اس پاک جذبہ سے جس قدر لبریز تھے۔ اس کی ایک جھلک گزشتہ پرچہ میں دکھائی جا چکی ہے۔ کہ کس طرح وہ نہائت اشتیاق کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گرے رہے۔ اور جب اٹھے تو ان کا دامن ایسے قیمتی پھولوں سے بھرا ہوا تھا جن کی مہک دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی۔ اور لوگوں کے دل اور دماغ اس سے آج تک معطر ہیں۔ جمع احادیث کا یہ شاندار کارنامہ ایک بہت بڑا احسان ہے۔ جو انہوں نے ملت اسلامیہ پر کیا۔ اور درحقیقت جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اس عظیم الشان کام کی داغ بیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہی پڑ چکی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عادت طیبہ تھی کہ آپ جب کوئی کلام کرتے۔ تو بعض دفعہ ضروری باتوں کو تین دفعہ دہراتے تاکہ سننے والے آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ جائیں۔ حضرت انس سے روائت ہے کہ انہ کان اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلاثا حتی تفھم عنہ (بخاری جلد ا کتاب العلم باب من اعاد الحدیث ثلاثا لیفھم عنہ) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات بیان فرماتے تو اسے تین دفعہ دہرا دیا کرتے۔ یہاں تک کہ وہ اچھی طرح لوگوں کے ذہن نشین ہو جاتی۔ صحابہ کرام بھی بعض دفعہ جب کوئی بات اچھی طرح نہ سمجھتے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلیا کرتے تھے۔ تاکہ آئندہ وہ دوسروں کے پاس جو بات بھی بیان کریں وہ پورے طور پر صحیح اور درست ہو۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے اخبرنا نافع بن عمر قال حدثنی ابن ابی ملیکۃ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانت لا تسمع شیئاً الا راجعت فیہ حتی تعرفہ (بخاری جلد ا صا۲) یعنی حضرت عائشہ کے پاس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات بیان فرماتے اور وہ ان کی سمجھ میں نہ آتی۔ تو آپ بار بار پوچھتیں یہاں تک کہ اچھی طرح سمجھ لیتیں پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احادیث کی صحت اور سمجھانے میں اور صحابہ کرام ان احادیث کو سمجھنے اور محفوظ رکھنے میں پوری احتیاط سے کام لیا کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے۔ کہ کوئی غلط بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں لوگوں تک پہونچانا جہاں ایک عظیم الشان ثواب کا کام تھا۔ اور صحابہ جانتے تھے کہ اس کام کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں بہت بڑا اجر ملے گا۔ وہاں وہ اس سے بھی غافل نہیں تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی غلط بات کا منسوب کرنا بہت بڑے عذاب کا موجب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جتنے اہم کام میں غفلت کی جائے۔ اس کی سزا بھی ویسی ہی سخت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہائت سختی کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا۔ تو وہ جہنم میں گرایا جائیگا۔ چنانچہ بخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار۔ سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے۔ من یقل علی مالم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ ان ہر دو احادیث کا ماحصل یہ ہے۔ کہ جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا۔ اور کہے گا کہ میں نے فلاں بات کہی۔ حالانکہ وہ بات میں نے نہیں کہی ہوگی۔ تو وہ یہ نہ سمجھے۔ کہ اس کے نتیجہ میں میں اس پر خوش ہوں گا یا اللہ تعالےٰ اسے جنت کا کوئی اعلےٰ مقام دے دیگا۔ بلکہ وہ اپنے اس فعل کی پاداش میں ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور جہنم میں اس کو داخل کیا جائے گا۔ یہ تہدید ایسی نہ تھی۔ جس کا قلوب پر اثر نہ ہوتا۔ صحابہ کرام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشاروں کو سمجھا کرتے تھے۔ کب ممکن تھا کہ ان کے سامنے ایسی واضح بات کی جاتی۔ اور ان پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ان پر اس نصیحت کا ایسا گہرا اثر تھا۔ کہ بعض صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ باتیں نہیں بتایا کرتے تھے۔ اس خوف سے کہ مبادا ان کی زبان سے کوئی غلط بات نکل جائے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کے مورد بن جائیں۔ چنانچہ حضرت انس سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ وجہ کیا ہے کہ آپ بہت کم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی باتیں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا انہ یمنعنی ان احدثکم حدیثاً کثیرا ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من تعمد علی کذبا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ مجھے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹ بولے گا۔ وہ آگ میں گرایا جائے گا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے کہا انی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ صلعم کما یحدث فلانٌ وفلانٌ قال اما انی لم افارقہ ولکن سمعتہ یقول من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

ابّا جان۔ وجہ کیا ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں اس کثرت سے بیان نہیں کرتے۔ جس کثرت سے فلاں فلاں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا بات یہ ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہوا ہے یہ کہ جو شخص میری طرف غلط حدیث منسوب کرے گا۔ وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ یہ تہدید ہے۔ جو مجھے کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے روکتی ہے۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں مَیں اکثر بیٹھتا رہا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ جن سے نہایت کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں فرماتے ہیں۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ابو ہریرہ رضؓ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے یہ بات تو درست ہے لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ اگر قرآن کریم میں یہ آیات نہ ہوتیں کہ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بیّنّاہ للناس فی الکتٰب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون الا الذین تابوا واصلحوا و بیّنوا فاولٰئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم۔ تو مَیں کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔ اس سے صحابہ کی اس احتیاط کا علم ہو سکتا ہے جو انہوں نے احادیث کے بیان کرنے میں اختیار کی۔ پھر انہوں نے اس مقصد جلیل کے لئے جو قربانیاں کیں۔ وہ بھی حیرت انگیز ہیں۔ آج سفر میں ہزاروں قسم کی آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ مگر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے قدم قدم پر دشواریاں تھیں اور سفر کرنا اپنے آپکو بڑی مصیبت میں ڈالنا ہوتا تھا۔ ایسے ایّام میں بعض صحابہ نے ایک ایک حدیث کے لئے مہینہ مہینہ بھر کا سفر کیا۔ چنانچہ بخاری کتابُ العلم باب الخروج فی طلب العلم میں آتا ہے کہ رحل جابر بن عبد اللہ مسیرۃ شھر الیٰ عبد اللہ بن انیس فی حدیث واحد کہ حضرت جابر بن عبد اللہ کو معلوم ہوا۔ کہ ایک حدیث عبد اللہ بن انیس کو یاد ہے۔ وہ اس حدیث کے معلوم کرنیکے لئے ایک مہینے کا سفر طے کر کے ان کے پاس پہنچے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تعلیم بہت کم تھی اور اسوجہ سے زبانی باتوں کو تحریر میں لانے کا موجودہ زمانہ کی طرح انتظام نہیں تھا۔ مگر قدرت نے اسکی تلافی کیلئے عربوں کے حافظہ کو غیر معمولی طور پر تیز کر دیا تھا۔ اور جو بات وہ ایک دفعہ اچھی طرح سن لیتے تھے۔ انکے دماغوں سے محو نہیں ہوتی تھی۔

لیکن اسکے علاوہ احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اُس زمانہ میں بعض لوگ احادیث کو لکھ بھی لیا کرتے تھے۔ بلکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو جو لکھنا جانتے تھے یہ فرما دیا کرتے کہ فلاں فلاں باتیں لکھ لو۔ چنانچہ بخاری کتاب العلم میں آتا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے خطبہ پڑھا جسمیں فرمایا کہ مکّۂ معظمہ میں لڑائی کرنا اور قتل وخون سراسر ناجائز ہے۔ مجھے بھی دن کے صرف ایک حصّہ کے لئے لڑائی کی اجازت دیگئی تھی۔ خطبہ کے بعد ایک یمنی شخص آیا اور اُسنے عرض کیا کہ اکتب لی یا رسول اللہ۔ اے خدا کے رسولؐ مجھے یہ باتیں لکھ دیجئے۔ آپ نے بعض صحابہ رضؓ کو ہدایت فرمائی کہ اکتبوا لابی فلان فلاں کو یہ باتیں لکھ دو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر کے متعلق بھی یہ امر ثابت ہے کہ وہ حدیثیں لکھ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک صحابی کہتے ہیں سمعت اباھریرۃ یقول ما من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثاً عنہ منی الا ما کان من عبد اللہ بن عمر فانہ کان یکتب ولا اکتب (بخاری باب کتابۃ العلم) کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے سُنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھ سے بڑھ کر حدیثیں نہیں جانتا بجز حضرت عبد اللہ بن عمر کے کہ وہ حدیثیں لکھ لیا کرتے تھے اور مَیں نہیں لکھا کرتا تھا۔

غرض احادیث کی صحت اور انکو محفوظ رکھنے کے متعلق صحابہ کرام جسقدر کوشش کر سکتے تھے انہوں نے کیں اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ باوجود اسکے کہ راویوں میں سے کوئی عراق کا رہنے والا ہے اور کوئی شام کا۔ کوئی حجاز کا اور کوئی مصر کا۔ پھر بھی ان احادیث کے الفاظ متقارب اور حدیثیں متحد المعنیٰ ہیں۔ یہ بہت بڑا ثبوت احادیث کی صحت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احادیث کو جمع کرنیوالوں کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ ہمارے محسن ہیں اور انہوں نے اسلام کی ایسی گرانقدر خدمت سرانجام دی ہے جس کا بدلہ خدا کی ذات ہی انہیں دے سکتی ہے اور یہی کیا کم بدلہ ہے کہ ہم آج بھی جب صحابہ کا نام لیتے ہیں تو بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

الحرکۃ الاحمدیہ فی الدیار العربیہ

(فروری و مارچ ۱۹۴۲ء)

البُشریٰ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہمیں متواتر سات سال تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عربی زبان میں قلمی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سات سالہ عرصہ میں رسالہ البشریٰ نے اکناف عالم میں سلسلہ حقہ عالیہ کا نام پہنچایا۔ اب رسالہ آٹھویں سال میں داخل ہوا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس کا پہلا اور دوسرا نمبر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں سابقہ پروگرام کے مطابق مضامین درج کئے ہیں۔ آئندہ کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان پُر مشکلات ایام میں ہمیں اس رسالہ کو جاری رکھنے اور توسیع اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

زائرین اور ملاقاتی

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف طبقات کے ۷۰ اصحاب دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ ان سے حسب موقعہ وضرورت گفتگو کیگئی۔ اسکے علاوہ پرائیویٹ مجالس کے ذریعہ ۵۸ اصحاب تک دعوت سلسلہ پہنچائی گئی۔ چھ مرتبہ عکا میں تبلیغ کیلئے گیا اور وہاں زبانی تبلیغ کے علاوہ ۲۰۰ کے قریب اشتہار بھی تقسیم کئے اور بعض سرکردہ اصحاب سے تبلیغی گفتگو کی۔

تالیف وتصنیف

ماہ فروری میں علاوہ دیگر تبلیغی مضامین تجلیات الٰہیہ کے نصف اخیر کا عربی میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشتہار مندرجہ آئینہ کمالات اسلام کا ترجمہ کیا گیا۔ جو انشاء اللہ غیر مسلم اصحاب میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر آئندہ ماہ میں شائع کیا جائے گا۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

۲۹ مارچ کو احمدیہ مسجد کبابیر میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جس میں حیفا سے بھی احباب تشریف لاکر شامل ہوئے۔ الحاج محمد القزق السید عبد المالک۔ السید محمود صالح۔ السید ابو توفیق۔ الشیخ سلیم محمد الربانی۔ السید رشیدی البطی۔ السید محمد صالح اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ یہ جلسہ تین گھنٹے جاری رہا۔ اور دعا و درود شریف پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تقسیم اشتہارات

البشریٰ کے علاوہ ۲۰۰ مختلف [illegible] فلسطین سے باہر بذریعہ ڈاک [illegible] اور ایک [illegible] کے قریب دیگر لٹریچر [illegible] گیا۔ جنہیں سے [illegible] [illegible] محمد شہزادہ [illegible] قریب ہندوستان میں [illegible] مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس [illegible] پر قابل ذکر ہیں۔

خط و کتابت

اس کے علاوہ اس عرصہ میں [illegible] ارسال کئے گئے۔ جو مختلف امور [illegible] رکھتے تھے۔

تعلیم و تربیت

عرصہ زیر رپورٹ میں کبابیر و حیفا میں [illegible] ہفتہ واری اجتماعات ہوتے رہے۔ [illegible] آٹھ خطبہ ہائے جمعہ پڑھے۔ کبابیر میں [illegible] باقاعدہ دیا جاتا رہا۔ اب تک تفسیر [illegible] حضرت اقدس سے سورۂ کہف ختم [illegible] ہے۔ اور اب سورۂ بنی اسرائیل کا [illegible] شروع کیا گیا ہے۔ حیفا میں ابھی [illegible] کہف کا ہی درس جاری ہے۔

تحریک جدید کا چندہ

یہاں ۳۱ مارچ کو تحریک جدید کا سال [illegible] اسمیں کل چندہ یہاں کیطرف سے ۲۷/۶۱ [illegible] ہوا۔ جو مرکز کو بھجوایا گیا۔ اب سال ہشتم [illegible] اولاً بذریعہ خطوط بعدہٗ بذریعہ البشریٰ [illegible] حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق احباب [illegible] حتی الوسع زیادتی کی۔ اور اسوقت تک [illegible] یعنی ایکہزار روپیہ کے قریب کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔

نومبایعین

عرصہ ہذا میں تین اصحاب (۱) السید توفیق [illegible] (جو پہلے مسیحی تھے) قاہرہ سے (۲) السید [illegible] حیفا (۳) اور السید علی ابو یونس حیفا فلسطین بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے [illegible] علیٰ ذالک۔ واللّٰھم زد فزد و وفقنا لخدمۃ [illegible] الاسلام ونبیک محمد مصطفےٰ وخلیفتک احمد [illegible] علیہما السلام۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible]

(خاکسار محمد شریف احمدی انچارج احمدیہ دار التبلیغ)

مدعیٔ نبوت سے مراد

الفضل کے صفحات میں کئی دفعہ ذکر آچکا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ... نے کرم الدین جہلمی کے مقدمہ میں حلفی شہادت دیتے وقت کہا کہ "مرزا صاحب مدعی نبوت ہے۔" ممکن ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب یہ پرانا عذر اس جگہ بھی پیش فرمادیں۔ کہ ... استعارہ اور مجاز ہیں۔ حقیقت پر محمول نہیں"۔ گو اس حلفی شہادت کا سیاق و سباق خود اس عذر کی ... بکار تردید کر رہے ہیں۔ تاہم میں اتمام حجت کے لئے "مدعی نبوت" کے الفاظ کی تعریف ... مولوی صاحب ہی کے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ مولوی صاحب اپنی کتاب النبوة فی الاسلام صفحہ ۲۸۸ میں تحریر فرماتے ہیں "جب ہم کسی شخص کو مدعی نبوت کہیں گے۔ تو اس سے مراد یہ ... کہ وہ صرف نبوت کا مدعی ہے یا بالفاظ دیگر کامل نبوت کا مدعی ہے۔" دیکھیئے جناب مولوی صاحب ... مدعی نبوت" کے الفاظ کیلئے ایک قاعدہ کلیہ وضع فرمادیا ہے اس قاعدہ کے مطابق اگر جناب مولوی ... کی یہ حلفی شہادت پڑھی جائے کہ "مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔" تو نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا مسئلہ نہایت عمدگی اور خوبصورتی سے حل ہو جاتا ہے اور کوئی ایچ پیچ باقی نہیں رہتی الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

کیا جناب مولوی محمد علی صاحب یا ان کے رفقاء میں سے کوئی صاحب مندرجہ بالا دونوں ... کو اپنے موجودہ معتقدات کیساتھ تطبیق دے سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر کیوں اقرار نہیں کر ... تا۔ کہ ہاں ہم نے اب عقیدہ بدل لیا ہے؟ خاکسار خورشید احمد از لاہور

عزیز رفیق احمد کی وفات

خاکسار کا لڑکا رفیق احمد قریباً آٹھ سال کی عمر میں ۴ رمئی ۱۹۴۲ء کو ڈیڑھ ماہ بیمار ... اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلا گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔ اولاد کا صدمہ بہت ... صدمہ ہے۔ مگر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خدا کی امانت تھی۔ اس نے ... لے لی۔ اس میں بعض ایسی خوبیاں تھیں۔ جو ہمیشہ یاد آکر تڑپاتی رہیں گی۔ وہ چھوٹی سی ... حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح ایدہ اللہ کو کوٹھی دارالحمد میں تشریف لے جاتے ہوئے ... اپنے گھر سے دیکھتا۔ تو بھاگتا ہوا جاکر مصافحہ کرتا۔ اور دعا کی درخواست کرتا۔ پھر گھر آکر ... سے کہتا۔ کہ میں نے حضور سے مصافحہ کیا ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر اہل بیت سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کا بہت شوق رکھتا۔ بعض دفعہ وہ لمبی لمبی نمازیں ... نا اور دیر تک سجدہ میں پڑا رہتا۔ وقار عمل کے دن خوشی خوشی جاتا اور کام کرنے والوں کو پانی ... وفات سے دو تین دن پہلے اپنی والدہ سے کہا۔ میں نماز آجکل نہیں پڑھتا۔ یہ گناہ تو نہیں؟ ایک دفعہ کہنے لگا۔ مجھے وضو کرادئے۔ میں نماز پڑھوں۔ اس کی والدہ نے ایک لڑکی کو اس کی وفات چند دن پہلے کہا۔ کہ تم دنیا میں دوبارہ بھی آؤ۔ تو یہ کام تم سے نہیں ہو سکتا۔ تو اس پر ... نے کہا کہ جب ایک دفعہ آدمی مر جاتا ہے۔ تو دوبارہ کہاں اس دنیا میں آتا ہے۔ ... بیماری میں دودھ پینے کو دیا جاتا۔ تو بسم اللہ پڑھ کر پیتا۔ اور جو چیز لیتا۔ اس کے ... بعد جزاک اللہ کہتا۔ وہ ۱۹۳۴ء کے ماہ جون میں سوموار کی صبح کو پیدا ہوا اور ۱۹۴۲ء ... ماہ مئی میں سوموار کی صبح کو اپنے مولیٰ کے پاس چلا گیا۔ میں اپنے بھائیوں کا جو عزیز کے لئے ... کرتے رہے۔ خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جنہوں نے علاوہ دعاؤں کے نہایت ... شفقت سے دوائیں بھی عنایت فرمائیں۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا۔ اور ... ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد احمد صاحب و ڈاکٹر محمد طفیل صاحب کا شکر گزار ... جو نہایت محبت سے عزیز کا علاج کرتے رہے۔ اور اپنے بزرگوں اور بھائیوں سے ... درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ عاصی اور خطاکار کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم مجھ ... اور عزیز مرحوم کی والدہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا ... اس کے دو چھوٹے بھائیوں کو عمر و صحت عطا کرے۔ خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ روس

نئی اک محبت کی دنیا بسادو

(۱)

زمانے کا مرکز ہے لا مذہبیت
کدورت کے جنگل میں آئی محبت
ہر اک آنکھ میں کھیلتی ہے شرارت
تم اس حُسنِ مغرب کا جوبن اُڑا دو
نئی اک محبّت کی دنیا بسا دو

(۲)

یہ عالم۔ یہ بُغض و کدورت کے مارے
یہ بے دیں کی جنت کے رنگیں نظارے
توہم پرستوں کے بے کس سہارے
ذرا ان کو آئین مذہب سکھا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

(۳)

تو اسلام کی پڑ گئی نبض مدھم
نگوں ہو گئے سب تقدس کے پرچم
مسلمان کیا ہے؟ یہود مجسم
اٹھو اس کی بگڑی ہوئی کو بنا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

(۴)

تمہیں احمدیت سا جوہر ملا ہے
زمانے سے روشن مقدر ملا ہے
جہاں بھر سے لاثانی گوہر ملا ہے
ہر اک بزم اس نور سے جگمگا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

(۵)

وہی ہاں وہی نور افشاں تکلّم
حیا داریوں کا سراپا تبسّم
برستا تھا جن سے حجازی ترنم
وہ الفت کے خوابیدہ نغمے جگا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

(۶)

سنو گالیاں دیں کی باتیں سنا کر
دعا نیک ہو لب پہ دشنام پاکر
عدو کے ہر اک وار پر مسکرا کر
تم اس کے نشیمن پہ بجلی گرا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

(۷)

وہ موعود وقت معیّن پہ آیا
پلٹ ہو گئی سب مذاہب کی کایا
یہ ہم نے ہے سب فیض اسی در سے پایا
غزل معرفت کی یہ سب کو سنا دو
نئی اک محبت کی دنیا بسا دو

(ثاقب زیروی)

خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے نصاب

"شہادة القرآن"

خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے جو انشاء اللہ اواخر جولائی ۱۹۴۲ء میں منعقد ہوگا۔ "شہادة القرآن" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب بکڈپو قادیان سے ۴ر پر مل سکتی ہے۔ محصول ڈاک ۳ پیسے فی جلد۔ کتاب کے لئے براہ راست منیجر صاحب بکڈپو تالیف واشاعت قادیان کو لکھا جائے۔

اس امتحان میں شامل ہونے والے اصحاب کے نام معہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیئے جائیں

محبوب عالم خالد قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تقرر سکرٹری مال

آئندہ کے لئے بابو خورشید احمد خاں صاحب کی جگہ میاں علی شیر خان صاحب کو سکرٹری مال۔ محاسب اور محصل جماعت احمدیہ بنوں مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

وصیاتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۵۹ :- منکہ حافظ محمد یوسف ولد غلام رسول قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۲½ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن انسپال ڈاکخانہ بھونچال خورد ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کل جائیداد بغیر اشتراک کے نو بیگہ سے آٹھ مرلہ کم ہے جس کی قیمت اندازاً ساڑھے آٹھ سو روپیہ ہوگی۔ اور اس وقت میری ماہواری آمدن بذریعہ ملازمت ۴۶ روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- حافظ محمد یوسف محلہ دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد :- عبد المالک محلہ دار العلوم۔ گواہ شد :- عبد الحکیم بقلم خود دار الرحمت۔

نمبر ۶۱۶۰ :- منکہ ناصرہ بیگم زوجہ بابو مسعود احمد صاحب کلرک آرسنل کوئٹہ پیدائشی احمدی قوم دھاڑیوال جٹ عمر ۲۰ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مطابق ذیل ہے۔

(۱) منقولہ نکلس طلائی پونے چھ تولہ بشرح ۵۰ فی تولہ ۸ آنے ۲۸۷ روپے۔ نفیسیاں طلائی سوا تین تولہ بشرح ۵۰ فی تولہ ۸ آنے ۱۶۲ روپے۔ انگوٹھی طلائی ۶ ماشہ بشرح ۵۰ فی تولہ ۲۵ روپے۔ پھیاں نقرئی ۲۰ تولہ بشرح ۵۰ فی تولہ ۱۳ روپے۔ کل میزان ۴۸۸ روپے یہ مجھ کو خاوند کی طرف سے ملا ہے۔

(۲) منقولہ از ترکہ والدہ مرحومہ خود ۴۰ برتن تانبہ مشین سلائی ۲۸۰ روپے یہ مجھ کو میرے ماموں منشی نور محمد صاحب فاضل کی معرفت مل چکا ہے۔

(۳) تیلی ۹ روپے۔ کانٹے ۶۲ روپے سوئی ۲۵ روپے۔ کلپ ۳۷ روپے ۸ آنے گھڑی ۴۵ روپے کل ۲۰۸ روپے۔ یہ میرے بھائی نے مجھے ترکہ والدین سے پیشگی دے دیا ہے۔

(۴) سامان متفرق = ۲۴ روپے۔ کل میزان ۱۰۰۰ روپیہ یہ سب سامان میرے خاوند کے پاس امانت ہے۔

(۵) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جس میں سے مبلغ ۴۸۸ روپے میں نے بصورت زیورات وصول کیا ہے۔ باقی مبلغ ۵۱۲ روپے بنتے ہیں۔ اس حساب میزان جائیداد منقولہ مبلغ ۱۵۱۲ روپے ہوئی۔ علاوہ ازیں حق ترکہ پدری میں سے مکان و زمین جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اسمیں میرا پانچواں حصہ ہے جسکا مقدمہ محکمہ قضاء میں چل رہا ہے۔ جس کے فیصلہ ہونے پر جو میرا حق مجھ کو ملیگا۔ اور اسکے علاوہ بھی جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو میں اس کے لئے بھی اپنی جائیداد کا ۱/۱۰ دینے کی پابند رہوں گی۔ یہ کل جائیداد جو اس وقت مجھے ملی ہے۔ اس کی مالیت ۱۵۱۲ روپے ہے۔ اور میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور لکھ دیتی ہوں کہ موجودہ جائیداد میں سے جس کی حفاظت میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ مبلغ ۱۵۱ روپے ۴ آنے زر وصیت واجب ہوتا ہے جسکو میرا خاوند جسقدر جلد ممکن ہوگا۔ ادا کریگا۔ اور اس کے بعد بھی جو جائیداد وقتاً فوقتاً میں پیدا کروں یا مجھے وراثتہً ملے یا بطور ترکہ رہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اس کی ص۸

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۸ مئی - لیبیا میں جنرل رومیل کے حملے سے برطانی فوجوں کا بایاں بازو خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ یہ ایک بڑا حملہ ہے۔ دشمن کو بیر الحکیم اور غزالہ کے مقام پر پسپا کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ٹینک ہمارے مورچے توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ دشمن کے تین دستے بڑھنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان میں سے کس کی پیشقدمی خطرناک ہے۔

دہلی ۲۸ مئی - جنرل ویول اور جنرل الیگزنڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ برما کی کمانڈ ختم ہو گئی ہے۔ اور وہاں سے برطانی افواج واپس ہندوستان آ گئی ہے۔ آسام کی سرحدوں کو اب مضبوط کر دیا گیا ہے چینی فوجوں کا ایک دستہ برما سے ہندوستان پہونچ گیا ہے۔

میکسیکو ۲۸ مئی - آج میکسیکو گورنمنٹ نے جرمنی اٹلی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

ماسکو ۲۸ مئی - روسی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل رات سرخ فوجوں نے خارکوف کی طرف مزید پیشقدمی کی۔ ازیوم اور بیرنکوف کے رقبہ میں جرمنوں کی پیادہ اور ٹینکوں والی فوجوں کے حملے پسپا کئے جا رہے ہیں۔ خارکوف کے جنوب میں روسیوں نے ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے دریائے ڈونیز کے دونوں کناروں پر روسی اپنے مورچوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔

چنکنگ ۲۸ مئی - صوبہ چکیانگ کے صدر مقام کنہوا کا محاصرہ تمام اطراف سے تنگ کیا جا رہا ہے چینی فوجوں نے مشرق اور جنوب کی طرف دشمن کو شہر سے دو میل باہر روک رکھا ہے۔ لیکن شمال مغرب کی طرف سے جاپانی فوج برابر بڑھ رہی ہے۔

کراچی ۲۹ مئی - گذشتہ شب سنگھر کے قریب حروں کے ساتھ پولیس کی ایک بڑی لڑائی ہوئی اس میں گیارہ حر مارے گئے۔ اور اٹھارہ گرفتار ہوئے بہت سی بندوقوں اور کارتوسوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے پولیس کو بھی معمولی سا جانی نقصان ہؤا۔ بعض علاقوں میں ابھی تک حر نہر کاٹ رہے ہیں۔ اب تک چار لاکھ ایکڑ رقبہ زیر آب ہو چکا ہے۔ زمینداروں کو بہت نقصان ہو رہا ہے

لاہور ۲۸ مئی امتحان میٹرکولیشن کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ کل ۳۲۲۸۲ امیدواروں میں سے ۲۲ ہزار پانسو تیرہ پاس ہوئے۔ کامیاب طلباء کی اوسط ۷۲ء۹ ہے۔ گذشتہ سال ۷۵ء۵ تھی۔ مختلف سکولوں کی طرف سے عربی کے جن طلباء نے امتحان دیا تھا۔ ان میں سے ۹۳ء۸ فیصدی پاس ہوئے۔ اور پرائیویٹوں میں سے ۸۰ء۵۶ فیصدی۔

[illegible]

ایک غیر معمولی گزٹ میں کھانے پینے کی چیزوں کے سٹہ کی ممانعت کر دی ہے۔ اب اس کی اجازت کے بغیر نہ تو کوئی شخص سٹہ کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی ان سودوں کے سلسلہ میں روپیہ کا کوئی لین دین کر سکتا ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی - ہندوستان کے وکیل عمومی متعینہ چین آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کل دوپہر بخیریت چنکنگ پہونچے - الحمد للہ -

دہلی ۲۸ مئی - برطانی فوجوں کے ہٹ آنے کے بعد برمی غداروں کے گروہوں نے جاپانیوں کی کمان میں شمالی اراکان میں عوام کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ اس کو ٹوکیو ریڈیو نے چٹاگانگ کی طرف جاپانی فوجوں کی سرگرمیوں سے تعبیر کیا ہے۔

لاہور ۲۸ مئی - پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تمام صوبہ میں آئندہ فصل خریف میں مکی - چاول اور باجرہ کی آبیانہ کی شرح آٹھ آنہ فی ایکڑ کم کر دی گئی ہے۔ تا کہ اجناس خوردنی کو لوگ زیادہ کاشت کریں۔ بالخصوص کپاس کی جگہ یہ چیزیں بوئیں۔

بنگلور ۲۸ مئی - آج مسٹر راج گوپال اچاریہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کے مزدوروں نے تہیہ کر رکھا ہے۔ کہ کسی بھی محوری طاقت کو ہندوستان پر قابض نہ ہونے دیں گے۔ آپ نے کہا۔ اگر بہرحال مجھے انتخاب ہی کرنا پڑے۔ تو میں جاپانیوں کی غلامی کی بجائے موجودہ صورت کو زیادہ پسند کروں گا۔

چنکنگ ۲۸ مئی - چینی افواج نے چار جگہ سے دریائے سالوین کو پار کر لیا ہے۔ اور ٹنگ لنگ کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

ماسکو ۲۸ مئی - سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ البانیا کے دار السلطنت تیرانا میں جرمنوں کی کٹھ پتلی حکومت کے افسر اعلیٰ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے جرمنوں نے وہاں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے اور نیم مارشل لار کی سی حالت پیدا کر دی ہے۔

ماسکو ۲۸ مئی - وشی گورنمنٹ کے بحری اور فضائی بیڑے کے بعض ذمہ دار افسر باغی فرانسیسیوں سے ساز باز رکھنے کے الزام میں موقوف کر دیئے گئے ہیں۔

دہلی ۲۸ مئی - جنرل ویول نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ برما میں برطانی فوج کسی وقت بھی ایک مضبوط اور دو کمزور ڈویژنوں سے زیادہ نہیں ہوئی۔ جو فوج واپس آئی ہے اس کی صحیح تعداد نہیں بتائی جا سکتی۔ تاہم اسی فیصدی واپس آ گئی ہے۔ بیمار اور زخمی سپاہی بھی برما سے نکال دیئے گئے ہیں

دہلی ۲۸ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ عنقریب ہندوستان میں ترکش گورنمنٹ کا قونصل [illegible]

دہلی ۲۸ مئی معلوم ہؤا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے صوبائی کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ اپنی تحریک کے سلسلہ میں جو دورہ کر رہے ہیں۔ اس میں ان سے تعاون نہ کیا جائے اور ان کے استقبال یا جلسوں میں شرکت نہ کی جائے

لنڈن ۲۸ مئی - جرمن گسٹاپو کے سیکنڈ ان کمانڈ ہائیڈرک پر پراگ میں جو حملہ کیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں اس کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔ ابھی تک حملہ آوروں کا سراغ نہیں لگ سکا۔

دہلی ۲۸ مئی جنرل ویول نے پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ برطانیہ سے ہر قسم کا اسلحہ اور سامان جنگ ہندوستان پہنچ چکا ہے۔ ہوائی جہازوں پر نشانہ لگانے والے سپاہی بھی آ گئے ہیں۔ کلکتہ اور سیلون وغیرہ میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے وہ انتظامات کئے گئے ہیں۔ جو سنگاپور میں بھی نہ تھے۔

قاہرہ ۲۹ مئی - مغربی ریگستان میں بیر الحکیم کے شمال میں دشمن کے جو دستے آگے بڑھ رہے تھے انہیں ہماری بکتر بند فوجوں نے مار بھگایا۔ دشمن نے الا آدم کے دکن کی طرف بھی حملہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔ جہازوں نے دشمن کے رسد لانے والے دستوں پر کامیاب حملے کئے۔ اور کافی نقصان پہونچایا۔ ریگستان میں ہمارے مورچے صحیح وسلامت ہیں۔ یہ مسلسل نہیں بلکہ سو مربع میل میں پھیلی ہوئی چوکیاں ہیں معلوم ہوا ہے۔ دشمن طبروق پر دکن سے حملہ کرنا چاہتا ہے جنگ کی حالت ابھی الجھی ہوئی ہے۔ ایک دو دن تک نتیجہ معلوم ہو سکے گا۔

لنڈن ۲۹ مئی روس میں خارکوف اور ازیوم میں جو لڑائی ہو رہی ہے وہ جاری ہے۔ کل رات کئی ایک نہایت زور کی لڑائیاں ہوئیں۔ دن میں دشمن نے روسیوں کے مورچے توڑنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سب سے بڑی لڑائی ہے جو دریائی مورچوں کے حاصل کرنے کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

ایک نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ ایک مقام پر جرمنوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ مگر روسیوں نے انہیں مار بھگایا۔ اس موقعہ پر ایک ہزار جرمن کام آئے خارکوف کے مورچہ پر باوجود بارش اور تیز ہوا کے دشمن پر روسی حملے کر رہے ہیں۔ دشمن نے جوابی حملے کئے۔ مگر منہ کی کھائی۔ روسی دس مورچہ پر کچھ اور آگے بڑھ گئے۔ روسی اس وقت تک دشمن کے تین سو ہوائی جہاز ٹھکانے لگا چکے ہیں [illegible] دشمن کے ہوائی جہاز

نے برطانیہ کے مشرقی کنارے پر بم گرائے۔ جن سے معمولی نقصان ہؤا۔ ایک جہاز گرا لیا گیا۔

واشنگٹن ۲۹ مئی - پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ساٹھ ہزار ہوائی جہاز بنانے کا جو پروگرام بنایا ہے۔ اس کے متعلق ایک ذمہ وار افسر نے کہا کہ ۱۹۴۲ء میں پورا ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۹ مئی - انگریزی بمبار جہازوں نے ہالینڈ کے پاس دشمن کے جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا۔ اور چار جہازوں کو نشانہ بنایا جن پر آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۲۹ مئی - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ کل نیو برٹن کے دار السلطنت ربال پر حملہ کیا گیا۔ اور فوجی کیمپ کو نشانہ بنایا گیا۔ جہاں آگ بھڑک اٹھی۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے مقابلہ کیا۔ مگر وہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

لنڈن ۲۹ مئی ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جاپانی ایک نئی قسم کا ہوائی جہاز استعمال کر رہے ہیں۔ جو ایک گھنٹہ میں تین سو میل اڑ سکتا ہے

برلن ۲۸ مئی جرمن ہائی کمانڈ نے ایک اعلان میں اعتراف کیا ہے۔ کہ برطانی طیاروں نے جنوبی جرمنی کے شہروں پر زبردست بم باری کی۔ جس کی وجہ سے بہت سا نقصان پہونچا

لاہور ۲۸ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ اکالی پارٹی اور پنجاب گورنمنٹ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آل پارٹیز سکھ کانفرنس کے صدر سردار بلدیو سنگھ کو سردار دسوندھا سنگھ صاحب کی جگہ وزارت میں لے لیا جائے گا۔ پنجابی زبان (گورمکھی) کی تعلیم کے رستہ میں جو روکاوٹیں ہیں۔ ان کو گورنمنٹ دور کر دے گی۔ سکولوں میں گورمکھی کی تعلیم کا انتظام کر دیا جائیگا۔ پنجاب میں پاکستان کی حمایت یا اس کی مخالفت میں جلسوں اور تقریروں کی ممانعت کر دی جائے گی۔

بمبئی ۲۸ مئی - یہاں ٹرمیوے اور بس سروس والوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ حکومت نے کہا ہے۔ کہ ہڑتال ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جرم ہے۔ اگر ہڑتال جاری رہی۔ تو [illegible] کی جائیں گی۔ ہڑتالیوں کی شکایات کو [illegible] مداخلت کر کے دور کرا دے گی۔

کراچی ۲۸ مئی یہ خیال زوروں پر ہے [illegible] سندھ منسٹری گاندھی جی کے مشورہ سے مستعفی ہو جائے گی۔ آج خان بہادر [illegible] بذریعہ ہوائی جہاز دہلی روانہ ہو گئے۔ [illegible] حروں کے بارہ میں گورنمنٹ آف انڈیا [illegible] کریں گے۔ اور اس کے بعد [illegible] سے ملیں گے۔